حدائق الحنفیہ

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۳۰۰ھ تک دنیا بھر کے
ایک ہزار سے زائد حنفی علماء و فقہا کا مستند تذکرہ ۔ اردو میں
اپنے موضوع پر واحد کتاب

از

مولوی فقیر محمد جہلمی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ مع حواشی و تکملہ

خورشید احمد خان ایم اے

مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ ○ اردو بازار ۔ لاہور

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنہ ۱۳۰۰ھ تک دُنیا بھر کے
ایک ہزار سے زائد حنفی عُلماء و فُقہا کا مُستند تذکرہ۔ اُردو میں
اپنے موضوع پر واحد کتاب

از

مولوی فقیر محمد جہلمی رحمہ اللہ

مرتبہ معہ حواشی و تکملہ

خورشید احمد خان، ایم۔ اے

مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ ○ اُردو بازار۔ لاہور

نام کتاب	حدائق الحنفیہ
مصنف	مولوی فقیر محمد جہلمی
تکمیل کتاب	۱۲۹۷ھ
اضافہ	۱۳۰۰ھ
طبع اول	لکھنؤ، جون ۱۸۸۶ء، رمضان ۱۳۰۳ھ
طبع دوم	لکھنؤ، فروری ۱۸۹۱ء، رجب ۱۳۰۸ھ
طبع سوم	لکھنؤ، اکتوبر ۱۹۰۶ء، شعبان ۱۳۲۴ھ
	طبع چہارم (صدی ایڈیشن) مع حواشی و تکملہ
ترتیب حواشی و تکملہ	خورشید احمد خاں ایم اے
صفحات	۵۳۶ + ۴
کتابت	الحاج شاہ محمد چشتی سیالوی (فاضل درس نظامی)
کتابت سرورق	رئیس الخطاطین حافظ محمد یوسف سدیدی
ناشر	مکتبہ حسن سہیل لمیٹڈ، لاہور
مطبع	بختیار پرنٹرز، لاہور
قیمت،	

تفسیر عبداللہ بن مسعودؓ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بڑے جلیل القدر صحابی گزرے ہیں سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں ان کا تیسرا یا چھٹا نمبر ہے فقہ حنفی کی بنیاد زیادہ تر انہی کے فقہی اقوال پر ہے۔ اُسد الغابہ میں لکھا ہے کہ آپ نے فرمایا "بے شک اصحاب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جانتے ہیں کہ میں ان میں سے کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا ہوں (حالانکہ میں ان سے افضل نہیں ہوں) اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ ان میں سے کوئی شخص مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کو جاننے والا ہے اور اس تک میرا اونٹ مجھے پہنچا سکتا ہے تو میں اس کے پاس ضرور چلا جاتا۔" آپ کے تفسیری اقوال مختلف کتب میں ملتے ہیں۔ خورشید احمد خان نے بڑی محنت سے متعدد مطبوعہ کتب اور قلمی نسخوں کی مدد سے انہیں یک جا مرتب کر دیا ہے۔ (زیر طبع)

بڑے بڑے رکن اسلام آپ کو بزرگ مانتے تھے اور صدہا لوگ عرب و عجم کے آپ کی بیعت سے خاندان نقشبندیہ میں مشرف ہو کر سعادت دارین کو پہنچتے رہے شیخ الحرم آپ کی یہاں تک تعظیم و تکریم کرتے تھے کہ جب مسجد نبوی میں نماز کے وقت آپ کو دیکھ پاتے تو آپ کو ہی امام بناتے مگر آپ کو بسبب کسر نفسی کے امامت پسند نہ تھی اس لئے یہ عادت کر لی تھی کہ عین تکبیر کے وقت مسجد میں تشریف لاتے۔ آپ کی تصنیفات تعلیقات سے ابن ماجہ المسمی بہ انجاح الحاجہ فی شرح سنن ابن ماجہ یادگار ہے، وفات آپ کی محرم ۱۲۹۶ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ قطعہ تاریخ وفات حسب ذیل ہے ؎

شاہ عبد الغنی وحید زماں ۔۔۔ نازش علم و عارف باللہ

سال نقلش شنیدم از ہاتف ۔۔۔ بہترین محمدؐ ۱۲۹۶ بن لے ماہ

مولوی حافظ ولی اللہ

مولوی حافظ ولی اللہ[1] لاہوری : عالم فاضل، فقیہ متبحر مباحث، مناظر، واعظ، جامع علوم عقلیہ و نقلیہ تھے۔ تردید عقائد نصاریٰ میں آپ کو وہ ملکہ اور ید طولیٰ حاصل تھا کہ بڑے بڑے پادری آپ کے مقابلہ سے کنارہ کشی کر جاتے تھے، حافظہ کا وہ حال تھا کہ بر وقت ضرورت کسی مسئلہ یا علمی بات کے شاگرد سے کتاب کی عبارت پڑھوا کر صفحہ و سطر پوچھ لیتے پھر کیا مجال تھی کہ وہ آپ کو بھول جائے فوراً بتا دیتے کہ فلاں مسئلہ یا مضمون فلاں کتاب کے فلاں صفحہ و سطر میں ہے۔ علوم آپ نے مولوی غلام رسول قلعہ والا مولوی نور احمد ساکن کھائی کوٹلی اور نیز مولوی احمد الدین بگوی سے پڑھے۔ چونکہ آپ کو فقہی مسائل کے استنباط میں بڑی دسترس تھی اس لئے اکثر لوگ فتاوے کے لئے آپ کے پاس آتے تھے اور ہر جمعہ کو جامع مسجد لاہور میں اہل اسلام کو اپنے پُر اثر وعظ سے مستفید کرتے تھے۔

آپ کی تصنیفات سے مباحثہ دینی، صیانۃ الانسان عن وسوسۃ الشیطان، ابحاث ضروری وغیرہ یادگار ہیں جن پر راقم الحروف کے حواشی چڑھے ہوئے ہیں، وفات آپ کی بمرض اسہال یوم جمعہ وقت ظہر ۲ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۶ھ میں ہوئی اور قطعہ تاریخ وفات حسب ذیل ہے ؎

آں حافظ شیریں زباں واں واعظ خوش تر بیاں ۔۔۔ شد روز آدینہ رواں زیں دار پر رنج و عنا

بود از جمادیٰ اولیں تاریخ بست و چار میں ۔۔۔ پنہاں شدہ زیر زمیں آں صاحب فہم و ذکا

باسیں ہپے سالش ورق بگرفت دل گفتش سبق ۔۔۔ بنویس جاں دادہ بہ حق حافظ ولی اللہ ولی

---

[1] آپ نابینا تھے۔ (تاریخ لاہور از کنہیا لال) (مرتب)

مولوی محمد قاسم نانوتوی

مولوی محمد قاسم[1] بن اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش بن علاء الدین بن محمد فتح بن محمد مفتی بن عبدالسمیع بن مولوی ہاشم نانوتوی : سنہ ۱۲۴۸ھ میں پیدا ہوئے، نام تاریخی آپ کا خورشید حسین ہے، علامۂ عصر، فہامۂ دہر، فاضل متبحر، مناظر، مباحث، احسن التقریر، ذہین، معقولات کے گویا پتلے تھے۔ آپ لڑکپن ہی سے ذہین وطباع، طبیعت بہت تیز، وسیع حوصلہ، جفاکش وجری تھے۔ مکتب میں اپنے ساتھیوں سے ہمیشہ اول رہتے تھے۔ قرآن شریف بہت جلد ختم کر لیا۔ خط اس وقت بھی سب لڑکوں سے اچھا تھا۔ نظم کا شوق اور حوصلہ تھا، اپنے کھیل اور بعض قصے نظم فرماتے اور لکھ لیتے تھے، چھوٹے چھوٹے رسالے اکثر نقل کئے۔ عربی آپ کو شیخ نہال احمد نے شروع کرائی پھر آپ سہارنپور میں اپنے نانا کے پاس چلے گئے اور وہاں محمد نواز سے کچھ فارسی اور عربی کی کتابیں پڑھیں۔ سنہ ۱۲۶۰ھ میں مولوی مملوک العلی کے پاس دہلی میں جا کر تحصیل علوم میں مشغول ہوئے اور حدیث کو شاہ عبدالغنی محدث سے پڑھا۔ جب تحصیل سے فارغ ہوئے تو چندے مدرسہ عربی سرکاری واقع دہلی میں مدرس رہے، پھر مطبع احمدی میں تصحیح کتب پر مقرر ہو گئے اور تحشیہ وتصحیح بخاری شریف کا کام انجام دیا۔

آپ کا قول ہے کہ بایام طالب علمی میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہوں اور مجھ میں سے ہزاروں نہریں نکل کر جاری ہو رہی ہیں۔ جناب والد سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ تم سے علم دین کا فیض بکثرت جاری ہوگا۔ سنہ ۱۲۷۷ھ میں حج کیا اور دیوبند کے عربی مدرسہ کے سرپرست مقرر ہوئے، سنہ ۱۲۸۵ھ میں پھر حج کو چلے گئے اور مراجعت کے بعد دہلی میں واپس آکر تدریس وتنشیر علوم میں مشغول ہوئے۔ سب کتابیں بے تکلف پڑھاتے اور اس طرح کے مضامین بیان فرماتے کہ نہ کسی نے سنے نہ سمجھے اور عجائب وغرائب تحقیقات ہر فن میں کرتے جس سے تطبیق اختلافات اور تحقیق ہر مسئلہ کی بیخ وبن تک ہو جاتی تھی۔ پادری تاراچند کو آپ نے مباحثہ میں ساکت کیا۔ سنہ ۱۲۹۳ھ میں چاند پور ضلع شاہجہانپور میں جو تحقیق مذہبی کا ایک میلہ قائم ہوا تھا اور ہر مذہب کے عالم وہاں جمع ہوگئے تھے، اس میں آپ نے ابطال تثلیث وشرک اور اثبات توحید کو ایسا بیان کیا کہ حاضرین جلسہ مخالف وموافق مان گئے۔ سنہ ۱۲۹۴ھ میں پھر اس میلہ میں پنڈت دیانند سرستی کے ساتھ گفتگو کی اور بحث وجود اور توحید کا ایسا بیان کیا کہ حاضرین کو سوائے سکوت اور استماع کے اور کچھ کام نہ تھا پھر عیسائیوں سے تحریف میں

---

[1] محمد قاسم بن اسد علی بن غلام شاہ بن محمد بخش بن علاء الدین بن محمد فتح بن محمد مفتی بن عبدالسمیع بن مولوی محمد ہاشم۔ (سوانح قاسمی)

مولوی احمد علی محدث سہارنپوری

مولوی احمد علی[1] محدث سہارنپوری : عالم فاضل، فقیہ، محدث، جامع منقول و معقول، حاوی فروع و اصول تھے۔ حفظ قرآن کے بعد علوم عربیہ وغیرہ میں مشغول ہوئے اور اپنے ملک کے علماء و فضلاء سے علوم متداولہ حاصل کر کے دہلی میں مولانا محمد اسحاق محدث سے حدیث کو پڑھا اور اس کی سند ان سے لی، پھر حج کیا اور حرمین شریفین کے علماء و مشائخ سے استفادہ کیا اور اجازت حاصل کی پھر دہلی میں آکر مطبع احمدی نام جاری کیا جو غدر تک بڑے زور و شور سے جاری رہا اور اس میں بڑی بڑی علمی کتابیں آپ کے اہتمام اور تحشی سے چھپتی رہیں خصوصاً صحیح بخاری وغیرہ پر آپ نے عمدہ حواشی چڑھائے اور ان میں حنفی مذہب کی خوب تائید کی، علاوہ تحشیہ و تعلیقات کے ایک رسالہ الدلیل القوی علی ترک القراءۃ للمقتدی خوب تحقیق و تدقیق سے فارسی میں تصنیف فرمایا جس کا ترجمہ اردو میں اب چھپا ہوا موجود ہے۔ مطبع شکست ہونے کے بعد آپ اپنے وطن مالوف سہارنپور میں آگئے جہاں مرض فالج سے ۶ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ میں وفات پائی "خزانہ خوبی" آپ کی تاریخ وفات ہے۔ آپ سے بذریعہ تدریس اور انطباع کتب علمیہ کے بڑی تنشیر علمی ہوئی۔

شیخ عماد الدین

شیخ عماد الدین بن عبد الرسول بن ابراہیم بن اسلم بن یحییٰ دفیقی : لبیب فاضل، ادیب کامل، عالم نحریر، محدث، فقیہ، اورع، اعبد تھے۔ ۱۲۴۹ھ میں پیدا ہوئے۔ علوم مروجہ و متعارفہ کو اپنے زمانہ کے اساتذہ

---

[1] آپ دیوبند میں مدفون ہیں۔ (مرتب)

[2] مولانا احمد علی بن لطف اللہ۔ (نزہۃ الخواطر) (مرتب)